

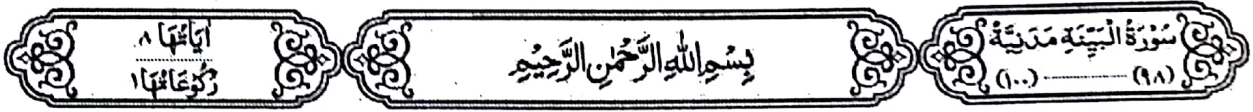
27628
2/11

استفتاء

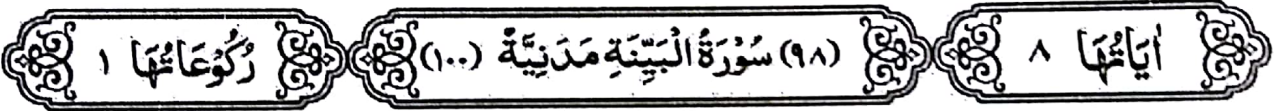
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی درکار ہے

ایک تفسیر طبع ہوئی ہے، جس میں قرآن مجید کا متن مع ترجمہ لگایا گیا ہے، قرآن مجید کی سورتوں سے قبل سورت کا نام آیات، رکوعات اور بسم اللہ عموماً اس طرح لکھی جاتی ہے



لیکن غیر دانستہ طور پر کمپوزر سے خطا واقع ہوئی اور اس نے بسم اللہ نہیں لکھی بلکہ اس کی جگہ یہ پٹی لگا دی:



اسی حالت میں یہ تفسیر طبع ہو چکی ہے، طباعت کے بعد کمپوزر کی اس غلطی کا علم ہوا، اب اگر اس میں 113 مقامات پر اصلاح کرتے ہیں تو اضافی خرابی واقع ہوگی۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ایک اعتدال نامہ ہر تفسیر کے شروع میں چسپاں کر دیا جائے اور اس میں لکھ دیا جائے کہ سہواً کمپوزر کی غلطی اور صحیح کی نظر سے چونک کی وجہ سے یہ غلطی رہ گئی۔ اب قارئین کو متوجہ کر کے اپنی غلطی کا اظہار اور ہر سورت سے قبل بسم اللہ پڑھنے کا اہتمام کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے، ایسا کرنے میں کوئی گناہ تو لازم نہیں آئے گا؟ بیذا تو جردا

دعا گو

محمد عابد محمود آباد کراچی

03212069296

معرفت مولانا فخر یونس ٹولیم دی صاحب

(جواب منسلک ہے)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامداً ومصلياً

واضح رہے کہ قرآن کریم کی کتابت میں اس بات کی رعایت ضروری ہے کہ جس طرح قرآن کریم نبی کریم ﷺ نے لکھوایا تھا اسی طرح لکھا جائے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے عہد مہارک کے انداز تحریر کے مطابق ہی مصاحف لکھوائے اور تمام مصاحف عثمانیہ میں سورہ توبہ کے علاوہ ہر سورت سے پہلے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) لکھی ہوئی ہے، اور سورہ توبہ کے علاوہ ہر سورت سے پہلے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) لکھنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے، لہذا صورت مسئلہ میں مذکورہ تفسیر میں موجود متن قرآن میں ہر سورت کے آغاز پر بھی تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) لکھنا ضروری ہے سوائے سورہ توبہ کے، اور تسمیہ کی جگہ اعتذار نامہ چسپاں کرنا کافی نہیں، تسمیہ لکھنے کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ الگ سے تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) چھپوا کر ہر سورت سے پہلے اس طرح چسپاں کر دی جائے کہ وہ اتر نہ سکے۔

السنن الصغیر للہبھقی (۱/ ۱۵۰)

عن ابن عباس، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يعلم ختم السورة حتى ينزل بسم الله الرحمن الرحيم.

ورواه قتيبة بن سعيد، عن سفیان، وقال في الحديث: لا يعرف فصل السورة حتى ينزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم.

أخبرنا أبو علي الروذباري، أنا أبو بكر بن داسة، نا أبو داود، نا قتيبة، فذكره، والأصل فيه إجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو أنهم حين كتبوا القرآن في المصاحف وبعثوا بها إلى الأفاق ليعتمد الناس على ما أثبتوا فيها ولا يقع الاختلاف في القرآن كتبوا فيها على رأس كل سورة إلا سورة براءة بسم الله الرحمن الرحيم بخط القرآن وشكله من غير تقييد ولا استثناء ولا أدخل شيء آخر بينهما سوى القرآن.

القطع والانتاف (ص: ۲۴)

وعلى قراءة الكوفيين فيها أربعة مواضع منهن هذه الثلاثة والرابع (بسم الله الرحمن الرحيم)، هذا تمام وهي قراءة جماعة ومنهم من يحتاج لها بأشياء عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن أصحابه وعن التابعين وإجماع المسلمين على نقلها متصلة بالسور بلا فرق بينها وبين السورة فهذا الاحتجاج بالإجماع.



(جاری ہے۔۔۔)

ووجه من عدّ كلمة (عليهم) دون البسملة له : أن الإجماع لم ينعقد على أن
البسملة آية من أول الفاتحة ؛ لما روي أن أبا بكر وعمر وعثمان لم يفتتحوها
القراءة ابي الصلاة بها ، بل افتتحوها باول الحمد دونها ، بل انعقد الإجماع على
عدم كونها آية في سائر السور ، وإن كانت مرسومة في أوائلهن من حيث لم
يعدّوها من جملة آيهن ، فوجب حمل الاختلاف في عدّهن باول الفاتحة على
الاتفاق في عدم عدّهن في غيرها من السور ؛ لأن حمل المختلف فيه على
المجمع عليه أولى من عكسه.....والله سبحانه وتعالى اعلم.

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عنفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰ / رجب المرجب / ۱۴۴۱ھ

16 / مارچ / 2020ء



الجواب صحیح

احقر محمد اویس عنفی عنہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱ / رجب المرجب / ۱۴۴۱ھ

۱۷ / مارچ / 2020ء



الجواب صحیح

محمد اویس عنفی عنہ

۲۱ / رجب المرجب / ۱۴۴۱ھ